B.A. (Part—I) Examination

URDU

(Literature)

Time—Three Hours] [Maximum Marks—100

سوال نمبر ا۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی دو اقتباسات کی تشریح سیاق و سباق کے حوالہ کے ساتھ کیجیے۔ 10

(ا) مگر عدالت میں پہنچنے کی دیر تھی۔ پنڈت الوپی دین اس قلزم ناپیدا کنار کے نہنگ تھے۔ حکام ان کے قدر شناس، عملے نیاز مند، وکیل اور مختاران کے ناز بردار اور اردلی کے چپراسی اور چوکیدار تو ان کے دام خریدہ غلام تھے۔ انھیں دیکھتے ہی چاروں طرف سے لوگ دوڑے ہر شخص حیرت سے انگشت بدنداں تھا۔ اس لیے نہیں کہ الوپی دین نے کیوں ایسا فعل کیا بلکہ وہ کیوں قانون کے پنجے میں آئے ایسا شخص جس کے پاس محال کو ممکن والی دولت اور دیوتاؤں پر جادو ڈالنے والی چرب زبانی ہو۔ کیوں قانون کا شکار بنے۔

(۲) مگر یہاں وحید کے معاملہ میں تو محمد پور کیا چھوٹا اور الہ آباد کیا ملا کہ ایسا معلوم ہوا کہ شخصیت ہی دوسری ہوگئی جون بدل گئی۔ جس طرح اس نے محمد پور کے پھٹے پرانے کپڑے اتارے اور الہ آباد کے نئے چمکتے بھڑکتے پہن لیے، اسی طرح اس کی وہ بارہ برس کی سی طبیعت، ضد، جھلاہٹ، شرارت، بھدا پن، ہٹیلا پن، الھڑ پن، گنوار پن، بدتہذیبی، بداخلاقی، کج روی، یاوہ گوئی، دریدہ دہنی، بیہودہ گوئی، کم عقلی، بد اطواری، دیر فہمی، بدشوقی اور موقع ناشناسی سب محمد پوری کپڑوں کے ساتھ اتر گئی اور اس کی جگہ الہ آبادی کپڑوں پہنتے ہی متانت، سنجیدگی، خودداری، وقار، زود فہمی، سگھڑاپا، جامہ زیبی، خوش مزاجی، معاملہ فہمی، سخن سنجی آگئی۔

(۳) صبح ہوئی تو وہ زمیندار کے بنگلے پر پہنچا۔ وہاں احاطے میں بہت سے لوگ پہلے ہی سے موجود تھے۔ مزدوروں کے ساتھ ساتھ کچھ عورتیں اور بچے بھی۔ ہر طرف ایک ہی سوال دہرایا جارہا تھا آخر گاؤں بھر کی ساری رعایا کو کیوں بلایا گیا ہے؟ اگر سب کو الگ الگ بلایا جاتا تو مطلب یہ ہوتا

البتہ ایک عرض کروں گا دبی زباں
گو خوش نما بہت ہے مگر بے اصول ہے

سوال نمبر ۵۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک افسانہ کا خلاصہ لکھتے ہوئے اس کے مرکزی خیال کی وضاحت کیجیے۔ 20

(۱) جینے کے لیے
(۲) کالے صاحب
(۳) خودکشی

سوال نمبر ۶۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شاعر کے حالات زندگی اور شاعری پر اظہار خیال کیجیے۔ 20

(۱) اسداللہ خاں غالبؔ
(۲) میر تقی میرؔ
(۳) فراقؔ گورکھپوری

☆☆☆

که الگ الگ لوگوں سے الگ الگ کام ہے سب کو ایک ساتھ بلانے کا مطلب تو ایک ہی ہوسکتا ہے کہ سب کو ایک ہی حکم سنانا ہے۔

(۴) شری واستو الہ آباد ہی کا رہنے والا تھا۔ وہ ان دونوں طرح کے رکشہ والوں سے بخوبی واقف تھا لیکن اس کا یہ رکشا والا اسے ان دونوں سے جدا نظر آیا۔ ادھر رکشا والوں کی ایک تیسری قسم بھی نظر آنے لگی ہے۔ رونالڈ کولمن کی طرح باریک سی مونچھیں رکھے۔ فوجی پینٹ یا بش شرٹ یا صرف ٹوپی پہنے۔ جنگ سے فرصت پائے، بیکار فوجی رکشا چلانے لگے ہیں۔ رکشا چلاتے وقت ان کے سر کا ترچھا پن، سائیکل کی گدی پر بیٹھے ہوئے ان کی کمر کی اکڑ اور ہینڈل گھماتے ہوئے باہر کی طرف گھٹنوں کا پھیلاؤ پہلی ہی نظر میں ان کے فوجی ہونے کا پتہ دے دیتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کوئی دو کی وضاحت سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔ 10

(۱) بڑی سڑکوں کے حاشیوں پر فٹ پاتھ کا وجود ان

(B) (حصہ ب) 10

(۱) اے شمر! مصطفیٰ کی رسالت کا واسطہ
اے شمر! مرتضیٰ کی امامت کا واسطہ
اے شمر! اہل بیت کی حرمت کا واسطہ
اے شمر! کبریا کی عدالت کا واسطہ
صدقہ نبی کی روح کا حیدر کی گور کا
توکل نہ کر چراغ پیمبر کی گور کا

روشن اسی نواسے سے نانا کا نام ہے
یہ سرپرست عزت خیرالانام ہے
خنجر نہ پھیر پیاس سے یہ خود تمام ہے
آخر خدا ہے حشر ہے اور انتقام ہے
للہ خاندان کو نہ میرے تباہ کر
تو اس کے ننھے بچوں کے اوپر نگاہ کر

(۲) چالیس سال سے ہے نئی روشنی کا دور 5
کیوں کر اُسے کہوں کہ سراسر فضول ہے

کے وقار میں اضافہ کرتا ہے سڑکوں کی بہ نسبت فٹ پاتھ کی دنیا ذرا آہستہ خرام کرتی ہے سڑک ندی کے درمیانی دھارے کی طرح ہوتی ہے اور فٹ پاتھ موجِ ساحل آشنا کی مثال۔ مگر فٹ پاتھ کی دنیا حرکت وسکون دونوں کے مناظر پیش کرتی ہے لہذا زیادہ دلچسپ ہے۔ رہرووں کے علاوہ فٹ پاتھ کی آغوش میں بہت سی ہستیاں ہوتی ہیں۔ جمادات، نباتات حیوانات اور اشرف المخلوقات بھی۔ جی ہاں، اشرف المخلوقات بھی۔ جس پر حوریں رشک کریں اور جن کے سامنے فرشتے سجدے میں گریں۔

(۲) گذشتہ شام کو قصبے کے بنیوں اور قرب و جوار کے مسلمان دیہاتیوں کے درمیان غلّے کی خرید و فروخت پر کچھ جھگڑا ہو گیا تھا۔ صبح تک اس معمولی جھڑپ نے ہندو مسلم فساد کی شکل اختیار کر لی۔ قصبے میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی۔ مگر صاحبِ زر طبقہ حسبِ معمول ہندوؤں پر مشتمل تھا چنانچہ ظاہر ہے کہ دولت مند مہاجنوں اور مالدار بنیوں کے لیے یہ وقت بہت ہی نازک تھا۔ ان کو اپنی جان کی حفاظت کے علاوہ دھن دولت کی رکھوالی کرنی تھی۔ سیٹھ جی قصبے کے

سوال نمبر ۴۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حصہ کے شعری اقتباسات کی تشریح کیجیے۔ 10

(A) (حصہ الف)

(۱) سُنی شہ نے القصہ جب یہ خبر
گرا خاک پر کہہ کے ہائے پسر
کلیجا پکڑ ماں تو بس رہ گئی
کلی کی طرح بکس رہ گئی
کہا شہ نے واں کا مجھے دو پتا
عزیز و جہاں سے وہ یوسف گیا
گئیں لے وہ شہ کو لبِ بام پر
دکھایا کہ سویا تھا وہ سیم بر
یہی تھی جگہ وہ جہاں سے گیا
کہا ہائے بیٹا تو یاں سے گیا

(۲) بارے دو دن کہاں رہا غائب 5
بندہ عاجز ہے گردشِ ایّام
اڑ کے جاتا کہاں کہ تاروں کا
آسماں نے بچھا رکھا تھا دام

سب سے بڑے رئیس تھے اور درمیانی طبقے کے فاقہ کش مسلمانوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتے تھے۔ اس لیے اور بھی کہ انھوں نے اپنی ساری دولت اس قصبے کے باشندوں کولوٹ کھسوٹ کر جمع کی تھی۔

(۳) یہ سروش کا آخری بسکٹ تھا۔ اس نے اسے جیب سے نکال لیا کتنا خشک اور کرارا دکھائی دے رہا تھا۔ چھوٹے کتّے نے اسے دیکھ لیا تھا۔ اور اب وہ چھوٹی چھوٹی چیخیں مارتا ہوا خوشی سے سروش کے گرد اچھل رہا تھا اور زور زور سے دُم ہلا رہا تھا...... آخر سروش کو وہ بسکٹ دینا ہی پڑا۔ کتّے نے ایک لمحہ میں اُسے حلق کے نیچے اتار لیا۔ ایک لمحہ بھی زیادہ عرصہ ہوتا ہے سروش شاید کتّے کی آنکھوں میں آنسو بھی دیکھ رہا تھا ایک بھوکا آدمی تھا اور ایک بھوکا کتّا۔ اور اب دونوں سڑک کے کنارے چپ چاپ مغموم کھڑے تھے جیسے دنیا سے باہر نکال دیئے گئے ہیں۔

(۴) زاہد نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا۔ اس کے کفن و دفن سے فارغ ہو کر وہ رات کو گھر سے باہر نکلا اور

(۲) داغ آنکھوں سے کھل رہے ہیں سب
ہاتھ .... ہوا ہے نرگس کا
(بستہ ۔ دستہ ۔ رستہ)

(۳) اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا
رنج .... نہیں ہوتا
(فرحت فزا ۔ ہمت فزا ۔ راحت فزا)

(۴) اُن نگاہوں کے سب کرشمے ہیں
ورنہ یہ .... پیہم کیا؟
(اضطراب ۔ عذاب ۔ حجاب)

(۵) دام ہر موج میں ہے حلقۂ صد کام نہنگ
دیکھیں کیا گزرے ہے .... پہ گہر ہونے تک
(کہرے ۔ قطرے ۔ بکھرے)

(٦) ہم نے اپنی سی کی بہت لیکن
مرضِ عشق کا .... نہیں
(رواج ۔ چارہ ۔ علاج)

(۷) بلا ہے نشۂ دنیا کہ تا قیامت آہ!
سب .... اسی کا خمار رکھتے ہیں
(اہلِ دنیا ۔ اہلِ قبر ۔ اہلِ وطن)

ریلوے ٹائم ٹیبل دیکھ کر ریلوے لائن کا رُخ کیا۔

رات کو ساڑھے نو بجے کے قریب ایک گاڑی آ رہی تھی وہ مغل پورہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ تا کہ وہاں پٹری پر لیٹ جائے۔ اور اسے کوئی دیکھ نہ سکے۔ گاڑی آئے گی تو اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مجھے لمبی عمر کی کوئی خواہش نہیں۔ یہ جتنی جلدی مختصر ہوا اتنا ہی اچھا ہے۔ میں اور اب زیادہ صدمے برداشت نہیں کرسکتا۔

سوال نمبر ۳۔ (A) (الف) مندرجہ اشعار میں سے کوئی پانچ اشعار کی تشریح کیجیے۔ 15

(۱) تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

(۲) شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے
دل ہوا ہے چراغ مفلس کا

(۳) اشک آنکھوں میں کب نہیں آتا
لہو آتا ہے جب نہیں آتا

(۴) درد منّت کشِ دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

(۵) تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

(۶) چل بھی دیئے وہ چھین کے صبر و قرار دل
ہم سوچتے ہی رہ گئے یہ ماجرا ہے کیا

(۷) جا بھی اے ناصح! کہاں کا سودا اور کیسا زیاں
عشق نے سمجھا دیا ہے عشق کا حاصل مجھے

(۸) منزل عدم کی، راہ کٹھن، رات کا سفر
تا صبح دم فسانۂ ہستی کہے چلو

(۹) اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
زندگی کا ہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا

(۱۰) کچھ ایسی دور بھی تو نہیں منزل مراد
لیکن یہ کہ جب چھوٹ چلیں کارواں سے ہم

۳۔ (B) (ب) قوسین میں دیئے گئے متبادل الفاظ سے صحیح لفظ چن کر کوئی پانچ شعر مکمل کیجیے۔ 10

(۱) جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا
تو ہی آیا .... جدھر دیکھا
(نظر۔ادھر۔مگر)